تحقیق

حدیث حضرت ابو ہریرہؓ

درمسئلہ رفع الیدین

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

جملہ حقوق بحق مؤلف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	تحقیق حدیث حضرت ابو ہریرہؓ در مسئلہ رفع الیدین
مؤلف	مولانا مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
ٹائٹل	حافظ محمد مجاہد 0333-8276791
صفحات	32
اشاعت	2024
قیمت	

ملنے کے پتے

(۱).....احسان خان مکان نمبر 124 C بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

(۲).....مکتبہ ادارۃ النعمان، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

(۳).....مکتبہ اہل سنت مرکز اہل سنت چک 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحقیق حدیث حضرت ابو ہریرہؓ

فریق مخالف کی چوتھی دلیل اور اس کا جواب

حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثني ابى عن جدى عن يحيىٰ بن ايوب، عن عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج عن ابن شهاب، عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، عن ابى هريرة انه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلاة جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع فعل مثل ذلك واذا رفع للسجود فعل مثل ذلك واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك. (ابوداؤد، ج۱،ص۱۰۸،حدیث نمبر۷۳۸)

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبدالملک بن شعیب بن لیث نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، وہ میرے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ یحییٰ بن ایوب سے، وہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج سے، وہ ابن شہاب زہری سے، وہ ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور جب رکوع کیا تو ایسا ہی کیا اور جب (رکوع سے) اُٹھے سجدہ کے لئے تو ایسا ہی کیا اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا۔

اس روایت کے مختلف جوابات ہیں ترتیب وار ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر۱:

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کی سند درست نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی

یحییٰ بن ایوب الغافقی ہے۔ یہ ضعیف راوی ہے۔ کئی محدثین نے ان پر جرح کی ہے۔

(۱) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں "سیئی الحفظ" یحییٰ بن ایوب کا حافظہ درست نہ تھا۔ (تہذیب الکمال جلد ۳۱ ص ۲۳۵ مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ)

(۲) ابن ابی حاتم سے یحییٰ بن ایوب کے بارے میں پوچھا گیا تو ابی حاتم نے فرمایا۔ "یکتب حدیثه و لا یحتج به" اس سے مروی احادیث کو لکھ سکتے ہیں لیکن اس سے احتجاج (یعنی اسے بطور دلیل کے پیش) کرنا درست نہیں۔

(تہذیب الکمال ج ۳۱ ص ۲۳۵)

(۳) امام نسائیؒ فرماتے ہیں "لیس بالقوی"

یحییٰ بن ایوب قوی نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۶)

(۴) ابن سعدؒ نے فرمایا کہ یحییٰ منکر الحدیث ہے۔ (تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۶)

(۵) امام احمدؒ فرماتے ہیں

یحییٰ بن ایوب یخطی خطأً کثیرًا (تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۶)

یحییٰ بن ایوب بہت زیادہ خطا کار تھا۔

(۶) امام حاکم ابواحمدؒ فرماتے ہیں

اذا حدث من حفظه یخطئ و ما حدث من کتاب فلیس به.

(تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۷)

یحییٰ بن ایوب جب اپنے حافظے کی بنیاد پر کوئی روایت بیان کرے تو اس میں وہ خطا کار ہے اور جو روایت وہ کسی کتاب سے بیان کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) امام عقیلیؒ نے یحییٰ بن ایوب کا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

(تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۷)

(۸)امام اسماعیلیؒ فرماتے ہیں

"لا یحتج به"

یحییٰ بن ایوب سے احتجاج نہ کیا جائے۔(تہذیب التہذیب ج ۷ص ۱۶)

(۹)ابوالحسن القطان فرماتے ہیں:

لا یحتج به لسوء حفظه.

(اکمال تهذیب الکمال ج۱۲ ص ۲۸۸ مکتبه الفارق الحدیثة للطباعة والنشر)

یحییٰ بن ایوب قابل احتجاج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا حافظہ برا تھا۔

(۱۰)اسماعیلی کہتے ہیں

لا یحتج به. (اکمال تہذیب ج ۱۲ص ۲۸۸)

یحییٰ بن ایوب احتجاج کے قابل نہیں۔

(۱۱)ابوالعوب القیر وانی کہتے ہیں

انما ضعف من اجل حفظه فقط. (اکمال تہذیب ج ۱۲ص ۲۸۹)

یحییٰ بن ایوب صرف اپنے حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱۲)احمد بن صالح المصر ی کہتے ہیں

له شیئًا یخالف فیها. (اکمال تہذیب ج ۱۲ص ۲۸۹)

اس کی کچھ چیزوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(۱۳)ابواحمد حاکم فرماتے ہیں:

لیس بالحافظ عندهم. (اکمال تہذیب ج ۱۲ص ۲۹۰)

یحییٰ بن ایوب محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

(۱۴)امام دارقطنی فرماتے ہیں:

فی بعض حدیثه اضطراب (تہذیب التہذیب ج۷ص۱۶)

یحییٰ بن ایوب کی بعض احادیث میں اضطراب ہے۔

(۱۵)ابن حزم فرماتے ہیں:

کان ضعیفًا. (اکمال تہذیب ج۱۲ص۲۹۰)

یحییٰ بن ایوب ضعیف راوی ہے۔

(۱۶)احمد بن صالحؒ کہتے ہیں:

ربما خل فی حفظه. (تہذیب التہذیب ج۷ص۱۶)

بسا اوقات اس کے حافظے میں خلل واقع ہو جاتا تھا۔

(۱۷)امام مالکؒ فرماتے ہیں:

کذب. (اکمال تہذیب ج۱۲ص۲۸۹)

یحییٰ بن ایوب کذاب ہے۔

(۱۸)امام ساجی کہتے ہیں:

صدوق یهم. (اکمال تہذیب ج۱۲ص۲۸۹)

یحییٰ بن ایوب سچا ہے پر وہمی ہے۔

(۱۹)ابوالبشر الدولابی کہتے ہیں:

یحیٰی بن ایوب المصری لیس بذاك القوی.

(تاریخ اسلام للذہبی جلد۱۰ص۵۰۹، مکتبہ دارالکتاب العربی بیروت)

یحییٰ بن ایوب قوی نہیں ہے۔

(۲۰)امام ذہبی فرماتے ہیں:

یحیٰی فیه مقال. (الرد علی ابن القطان فی کتابه بیان الوهم والابهام لذهبی ص ۳۷، مکتبه الفارق الحدیثة لطباعة والنشر)

یحییٰ بن ایوب کے متعلق محدثین نے کلام کیا ہے۔

(۲۱)امام زیلعی فرماتے ہیں:

لان یحییٰ بن ایوب لیس بذاك القوی.

(نصب الرایہ جلد۲ص۴۳۴، کتاب الصوم)

یحییٰ بن ایوب قوی نہیں ہے۔

(۲۲) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

صدوق ربما اخطأ. (تقریب التہذیب ج۲ص۹۲۷)

یحییٰ بن ایوب ہے بسا اوقات غلطی کر جاتا ہے۔

اس سند میں دوسرا راوی عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یہ سخت قسم کا مدلس راوی ہے۔

(۱) چنانچہ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں۔

تجنب تدلیس ابن جریج فانه قبیح فانه لا یدلس الا فیما سمعه من مجروح. (تہذیب التہذیب جلد۲،ص۲۱۷ مؤسسۃ الرسالہ)

ابن جریج کی تدلیس سے بچ کیونکہ وہ بری تدلیس والا ہے وہ مجروح راوی سے تدلیس کرتا ہے۔

(۲) امام مالکؒ فرماتے ہیں

کان ابن جریج حاطب اللیل. (تہذیب التہذیب جلد۲،ص۲۱۷)

ابن جریج اندھیرے میں لکڑیاں چننے والا ہے۔

(۳) امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں۔

لیسی بشئ فی الزهری. (تہذیب التہذیب جلد۲،ص۲۱۷)

ابن جریجؒ امام زہریؒ سے روایت کرنے میں ''لیس بشئ'' ہے۔

جبکہ ابن جریجؒ کی یہ روایت بھی امام زہریؒ کے طریق سے ہی ہے۔

(۴) ابن جریج متعہ کو جائز سمجھتے تھے چنانچہ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں

قد تزوج نحوًا من سبعين امرأة نكاح المتعة كان يرى الرخصة فى ذلك. (میزان الاعتدال جلد۲ص۵۷۴ مکتبہ الوحیدیہ پشاور)

ابن جریج نے ستر عورتوں سے نکاح متعہ کیا تھا اور وہ اس کو جائز سمجھتے تھے۔

اس سند میں تیسرا راوی ابن شہاب زہری ہے یہ بھی مدلس ہے جیسا کہ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد۴ص ۲۶۹ میں نقل کیا ہے اور غیر مقلدین حضرات کے نزدیک کسی روایت میں مدلس راوی کا ہونا روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے۔

چنانچہ غیر مقلد عالم حافظ زبیر علی زئی حضرت سفیان ثوریؒ کی تدلیس کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: لہٰذا سفیان ثوری (جو کہ ضعفاء اور مجاہیل سے تدلیس کرتے تھے) کی یہ معنعن (عن والی) روایت ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے مقابلے میں ضعیف کا وجود اور عدم وجود دونوں برابر ہیں۔ (نور العینین فی اثبات رفع الیدین ص ۱۳۸)

ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ یہ روایت سند کے کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

جواب نمبر۲:

یہ روایت خود غیر مقلدین کے ہاں بھی ضعیف ہے۔ چنانچہ غیر مقلد عالم حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں۔ اس روایت کی سند امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نور العین ص ۳۲۹)

مزید لکھتے ہیں:

امام زہری مدلس ہیں لہٰذا ہماری تحقیق میں یہ سند ضعیف ہے۔ (نور العین ص ۳۳۲)

جواب نمبر۳:

یہ حدیث مضطرب ہے کیونکہ اس حدیث کے متن میں اضطراب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت کے علاوہ بھی مختلف مقامات میں رفع یدین کرنے کی روایات مروی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا

عن ابی هريرة انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة ويكبر كلما خفض و رفع ويقول انا اشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم.

(التمهيد لابن عبد البر جلد ۹ ص ۲۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب جھکتے اور اُٹھتے تو پھر تکبیر کہتے اور فرماتے ہیں، تم میں سے میں سب سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے مشابہ ہوں۔

(۲) ہر اونچ نیچ کے وقت رفع یدین کرنا

عن ابی هريرة انه كان يرفع يديه فی كل خفض ورفع ويقول انا اشبهكم صلاة رسول الله صلى الله وسلم. (علل دارقطنی جلد۴ص۱۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرتے تھے اور فرماتے میں تم سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مشابہت رکھنے والا ہوں۔

(۳) سجدہ کرتے ہوئے رفع یدین کرنا

عن ابی هريرة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه فی الصلوة حذو منكبيه حين يفتتح الصلاة وحين يركع وحين يسجد.

(ابن ماجه ص ٦٢، حديث نمبر ٨٦٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اور جس وقت سجدہ کرتے (تو رفع یدین کرتے)

حدیث نمبر۴:

عن ابی هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح

الصلوة كبر ثم جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع فعل مثل ذلك واذا سجد فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك. (صحيح ابن خزيمه جلد ١ ص٣٤٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر کندھوں تک رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے اور جب سجدہ کرتے تو اسی طرح (رفع یدین) کرتے اور جس وقت سجدے سے سر اُٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے۔

(۵) صرف تکبیر تحریمہ اور رکوع جاتے وقت رفع یدین کرنا

عن ابی هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه خذو منكبيه حين يكبر يفتتح الصلوة و حين يركع.

(جزرفع الیدین ص ٦ ٧ حدیث نمبر ٥٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے کندھوں تک رفع یدین کرتے اور جس وقت رکوع کرتے (تو رفع یدین کرتے)

قارئین کرام! ان روایات کو ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کے متعلق مختلف روایات مروی ہیں کسی روایت میں صرف تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کا ذکر ہے، کسی میں ہر اونچ نیچ کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے۔ کسی روایت میں تکبیر تحریمہ اور رکوع والی رفع یدین کا ذکر ہے اور کسی میں صرف سجدوں میں جاتے وقت رفع یدین کا اور ابوداؤد کی مذکورہ روایت میں تیسری رکعت کا رفع یدین مذکور ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رفع یدین والی روایتوں میں اضطراب ہے اور مضطرب روایت عند

المحدثین ضعیف ہوتی ہے لہٰذا مذکورہ روایت بھی اضطراب کی وجہ سے ضعیف ہے اور ضعیف روایت سے کسی عمل کی رکنیت اور فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔

جواب نمبر۴:

یہ روایت بخاری شریف کی روایت کے خلاف ہے۔ رات دن بخاری بخاری کی رٹ لگانے والے دوسروں کو تو ہر مسئلے میں کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بخاری میں دکھاؤ اور جب اپنی باری آتی ہے تو پھر ان کو یہ اصول یاد نہیں رہتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نہ بخاری میں ہے نہ مسلم میں اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری اس روایت کو صحیح بخاری میں ضرور ذکر فرماتے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کی روایت رفع یدین کے باب میں کیا بلکہ پوری بخاری میں کہیں بھی نقل نہیں کی اگر امام بخاریؒ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کے متعلق کوئی صحیح روایت ملتی جو ان کو شرائط کے مطابق صحیح ہوتی تو وہ اسے بخاری میں ضرور نقل فرماتے۔ امام بخاریؒ جیسے شخص کا جو اس مسئلہ میں نہایت ہی متشدد ہیں اس حدیث کو بخاری میں نقل نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رکوع جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنے کی یہ روایت صحیح نہیں۔

بلکہ بخاری شریف ج ا ص ۱۱۰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے جس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

حدثنا ابو الیمان، قال حدثنا شعیب عن الزھری، قال: اخبرنی ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام، وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا ھریرة کان یکبر فی کل صلاة من المکتوبة وغیرھا فی رمضان وغیرہ فیکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولك الحمد قبل ان یسجد ثم یقول: اللہ اکبر حین یھوی ساجدًا

ثم یکبر حین یرفع رأسه من السجود ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسه من السجود ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی الاثنتین: ویفعل ذلك فی کل رکعة حتی یفرغ من الصلوٰة ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیده انی لاقربکم شبها بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کانت هذه لصلاته حتی فارق الدنیا.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے **سمع الله لمن حمده** کہتے پھر **ربنا ولك الحمد** سجدہ کرنے سے پہلے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے کھڑے ہونے لگے تو اللہ اکبر کہتے۔ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے نماز سے فارغ ہونے تک پھر جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں میں میری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(تیسیر الباری ترجمہ وتشریح صحیح بخاری جلد اول ص ۵۰۳۔۵۰۴ **کتاب الاذان باب یهوی بالتکبیر حین یسجد** حدیث نمبر ۷۶۶)

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی صحیح حدیث بخاری ج ا ص ۱۱۰ پر ہے جس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں لیکن ابوداؤد کی سند میں رفع یدین کا ذکر ہے لیکن راوی ابن جریج

ہے جس نے (۹۰) عورتوں سے متعہ کیا۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۵۱ (تحقیق مسئلہ رفع یدین)

جواب نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جن میں ان مذکورہ رفع یدین کا ذکر تک نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱:

حدثنا مسدد، حدثنا یحییٰ عن ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان عن ابی هریرة قال: کان رسول الله صلی الله علیه سلم اذا دخل فی الصلاة رفع یدیه مدًّا. (ابوداؤد جلد ۱، ص ۱۰۱ حدیث نمبر ۷۵۳)

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے مسدد نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یحییٰ نے وہ ابن ابی ذئب سے، اور وہ سعید بن سمعان سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔

حدیث نمبر ۲:

اخبرنا عبد الله بن عبد المجید الحنفی حدثنا ابن ابی ذئب عن محمد بن عمرو بن عطاء عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقوم الی الصلاة الا رفع یدیه مدًّا.

(سنن دارمی جلد ۱، ص ۳۰۸، حدیث نمبر ۱۲ قدیمی کتب خانہ)

امام دارمیؒ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ محمد بن عمر بن عطاء سے وہ محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ لمبا کر کے اٹھاتے۔

حدیث نمبر۳:

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث انه سمع أبا هریرة یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع الله لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکعة ثم یقول وهو قائم ربنا لك الحمد. (بخاری جلد۱،ص۱۰۸،حدیث نمبر۷۸۹)

بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے لیث نے، وہ عقیل سے، وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں خبر دی مجھ کو ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے تکبیر کہتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے پھر ''**سمع الله لمن حمده**'' کہتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ''**ربنا لك الحمد**'' کہتے۔

حدیث نمبر۴:

حدثنا اٰدم قال: حدثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قال اللهم ربنا ولك الحمد وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا رکع واذا رفع رأسه یکبر واذا قام من السجدتین قال الله اکبر.

(بخاری جلد۱،ص۱۰۹،حدیث نمبر۷۹۵)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے آدم نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے، وہ سعید المقبری سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''**سمع الله لمن حمده**'' کہتے تھے تو ''**اللهم ربنا ولك**

الحمد'' کہتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔

حدیث نمبر ۵:

حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق، اخبرنا ابن جریج اخبرنی ابن شهاب، عن ابی بکر بن عبد الرحمن انه سمع ابا هریرة یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا قام الی الصلوٰة یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع الله لمن حمد، حین یرفع صلبه من الرکوع ثم یقول وهو قائم ربنا ولك الحمد ثم یکبر حین یهوی ساجدًا ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسه ثم یفعل مثل ذلك فی الصلوٰة کلها حتی یقضیها ویکبر حین یقوم من المثنی بعد الجلوس ثم یقول ابو هریرة انی لاشبهکم صلوة برسول الله صلی الله علیه وسلم.

(مسلم جلد ا ص ۱۶۹، حدیث نمبر ۸۶۸)

ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر ''**سمع الله لمن حمده**'' کہتے جب رکوع سے اپنی پیٹھ اُٹھاتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں ''**ربنا ولك الحمد**'' کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لیے جھکتے پھر تکبیر کہتے جس وقت اپنا سر سجدہ سے اُٹھاتے پھر تکبیر کہتے جس وقت (دوسرا) سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جس وقت اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاتے پھر پوری نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ اس (رکعت) کو پورا کر لیتے اور تکبیر کہتے جس وقت دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے بیٹھنے (جلسہ) کے بعد پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک میں تم سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ادا کرتا ہوں۔

حدیث نمبر۶:

اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیٰی قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا سعید بن سمعان قال جاء ابو هریرة الی مسجد بنی زریق فقال: ثلاث کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل بهن ترکهن الناس کان یرفع یدیه فی الصلوة مدًّا ویسکت هنیهة ویکبر اذا سجد واذا رفع.

(نسائی جلد ا ص ۱۴۱، حدیث نمبر ۸۸۴)

امام نسائیؒ فرماتے ہیں خبر دی، ہم کو عمرو بن علی نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یحیٰی نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے سعید بن سمعان نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا تین کام ایسے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے (پہلا یہ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے دونوں ہاتھ لمبا کر کے اٹھاتے تھے اور (دوسرا یہ کہ) تھوڑی دیر خاموش رہتے (اور تیسرا) جب سجدہ کرتے اور جب سجد، سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے۔

حدیث نمبر ۷:

حدثنا عبد الله بن منیر المروزی قال سمعت علی بن حسین قال اخبرنا عبد الله بن مبارك عن ابن جریج عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یکبر و هو یهوی.

(ترمذی جلد ا ص ۵۹ حدیث نمبر ۲۵۴)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبداللہ بن منیر المروزیؒ نے وہ فرماتے ہیں سنا میں نے علی بن حسینؒ سے وہ فرماتے ہیں خبر دی ہمیں عبداللہ بن مبارکؒ نے، وہ ابن جریجؒ سے، وہ زہری سے، وابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع

اور سجود کے لیے) جھکتے۔

حدیث نمبر ۸:

حدثنا حسین بن محمد قال اخبرنا ابن ابی ذئب عن محمد بن عمرو بن عطاء عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا قام یعنی الی الصلوة ورفع یدیه مدًا.

(مسند احمد جلد ۱۴ ص ۴۶۲، حدیث نمبر ۸۸۷۵ مکتبہ مؤسسہ الرسالۃ)

امام احمدؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے حسین بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو ابن ابی ذہب نے، وہ محمد بن عمر بن عطاء سے، وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اُٹھاتے تھے۔

حدیث نمبر ۹:

حدثنا محمد بن عبد الله میں زبیر حدثنا ابن ابی ذئب عن محمد بن عمرو بن عطاء عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام فی الصلوة رفع یدیه مدًا.

(مسند احمد جلد ۱۶ ص ۲۹۵ حدیث نمبر ۱۰۴۹۱)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن زبیر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے، وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اُٹھاتے تھے۔

حدیث نمبر ۱۰:

اخبرنا ابو طاهر حدثنا ابو بکر حدثنا بندار، حدثنا یحیٰی، عن ابن ابی

ذئب، ح حدثنا الحسين بن عيسٰى البسطامی، حدثنا محمد بن اسماعيل بن ابی فديك، عن ابن ابی ذئب، عن سعيد بن سمعان عن ابی هريرة قال: ثلاث كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يفعلهن تركهن الناس كان اذا قام الی الصلوة رفع يديه مدًا.

(صحیح ابن خزیمہ جلد ا،ص ۲۴۱، حدیث نمبر ۴۷۳ مکتبہ مکتب الاسلامی)

امام ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو ابو طاہر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوبکر نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے بندار نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یحیٰی نے، وہ ابن ابی ذئب سے روایت کرتے ہیں، امام ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے حسین بن عیسیٰ البسطامی نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے، وہ ابن ابی ذئب سے، وہ سعید بن سمعان سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جن کو لوگوں نے ترک کر دیا ہے (پہلا یہ کہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ لمبا کر کے اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۱۱:

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن، اخبرنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفی، حدثنا ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان قال: سمعت ابا هريرة يقول، كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قام الی الصلوة رفع يديه مدًا. (ترمذی جلد ا ص ۵۶ حدیث نمبر ۲۴۰)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے وہ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے، وہ سعید بن سمعان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں

ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔

حدیث نمبر۱۲:

عن سعید بن سمعان قال: جاء ابو هریرة الی مسجد بنی زریق فقال: ثلاث کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل بهن ترکهن الناس کان یرفع یدیه فی الصلوة مدًّا ویسکت هیئة ویکبر اذا سجد واذا رفع.

(المسند الجامع ج۱۶ص۶۸۴ حدیث نمبر۱۲۹۸۵ مطبوعہ الشرکۃ المتحدہ کویت)

حضرت سعید بن سمعان سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تین کام لوگوں نے چھوڑ دیے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (پہلا یہ کہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے دونوں ہاتھ لمبا کر کے اُٹھاتے تھے (دوسرا) اور تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے (تیسرا) جب سجدہ کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے۔

حدیث نمبر۱۳:

اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا ابراهیم بن مرزوق البصری بمصر حدثنا ابوعامر العقدی حدثنا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال دخل علینا ابو هریرة مسجد بنی زریق فقال ثلاث کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل بهن ترکهن الناس کان اذا قام الی الصلوة قال: هکذا واشار ابو عامر بیده ولم یفرّج بین اصابعه ولم بضمّها. (سنن الکبری بیہقی جلد۲ص۴۲ حدیث نمبر۲۳۱۷)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو ابوعبداللہ الحافظ نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابو العباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابراہیم بن مرزوق بصری نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوعامر العقدی نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن

ابی ذئب نے وہ سعید بن سمعان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس قبیلہ بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا تین کام جو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کیا کرتے تھے (پہلا یہ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس طرح کرتے، راوی ابو عامر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو نہ کشادہ کیا اور نہ ہی ملایا۔

حدیث نمبر ۱۴:

اخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا یحیٰی قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنی سعید بن سمعان قال: جاء ابو هريرة الى مسجد بنی زريق فقال ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بهن تركهن الناس كان يرفع يديه فی الصلوة مدًا ويسكت هنية ويكبر اذا سجد واذا ركع.

(سنن الکبری نسائی جلد ۱، ص ۴۶۰ حدیث نمبر ۹۵۹)

امام نسائی فرماتے ہیں خبر دی ہم کو عمرو بن علی نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یحیٰی نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے سعید بن سمعان نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا تین کام ایسے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے (پہلا یہ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کو لمبا کر کے اُٹھاتے تھے (دوسرا) تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے (تیسرا) جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے تھے۔

حدیث نمبر ۱۵:

اخبرنا ابوبكر محمد بن الحسن بن فورك اخبرنا عبد الله بن جعفر حدثنا يونس بن حبيب حدثنا ابوداؤد الطيالسی، حدثنا ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان قال: دخل علينا ابو هريرة رضی الله عنه مسجد الزرقيين

فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الصلاة رفع يديه مدًّا ثم سكت هنية يسأل الله من فضله، فكان يكبر اذا خفض واذا ركع

(بیہقی جلد۲ص۴۲ حدیث نمبر۲۳۱۶)

امام بیہقی فرماتے ہیں خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے وہ فرماتے ہیں خبر دی ہم کو عبداللہ بن جعفر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یونس بن حبیب نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے، وہ سعید بن سمعان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد زرقیین میں ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے اور کچھ دیر خاموش رہتے اور اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے تھے۔

جواب نمبر۶:

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کے عمل کے خلاف ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل ترک رفع یدین کا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر۱:

اخبرنا مالك، اخبرني نعيم المجمر، وابو جعفر القارئ: ان ابا هريرة كان يصلي بهم فكبر كلما خفض ورفع قال ابو جعفر وكان يرفع يديه حين يكبر ويفتح الصلاة. (مؤطا امام محمد ص۹۰ حدیث نمبر۱۰۴)

حضرت نعیم المجمر اور حضرت ابوجعفر القاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ انہیں نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔ ابو جعفر قاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت رفع یدین کرتے تھے جس وقت نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے۔

حدیث نمبر۲:

عن نعیم المجمر وابی جعفر القاری انهما اخبراه ان ابا هریرة رضی الله عنه کان یصلی لهم فیکبر کلما خفض ورفع وکان یرفع یدیه حین یکبر یفتح الصلاة.

(مؤطا امام مالك براویة ابی مصعب الزهری ج۱، ص ۸۱ حدیث نمبر ۲۰۸ باب افتتاح الصلوٰة)

حضرت نعیم المجمر اور ابو جعفر القاری دونوں نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور رفع یدین کرتے تھے جس وقت نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے۔

حدیث نمبر۳:

عن نعیم بن عبد الله المجمر وابی جعفر القاری انهما اخبراه ان اباهریرة رضی الله عنه کان یصلی لهم فیکبر کلما خفض ورفع وکان یرفع یدیه حین یکبر یفتتح الصلاة.

(تاریخ دمشق جلد ۶۵ ص ۳۴۸ ترجمہ یزید بن القعقاع ابو جعفر)

حضرت نعیم بن عبداللہ المجمر اور حضرت ابو جعفر القاری دونوں نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انہیں نماز پڑھاتے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور جس وقت نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

حدیث نمبر۴:

عن نعیم بن عبد الله المجمر وابی جعفر القاری انهما اخبراه ان ابا

هریرۃ رضی اللہ عنہ کان یصلی فیکبر کلما خفض و رفع قال وکان یرفع یدیہ حین یکبر یفتتح الصلوٰۃ (قال محمد) فھذا حدیثکم موافق لعلی و ابن مسعود رضی اللہ عنھما. (کتاب الحجۃ الامام محمد جلد ا،ص ۹۵ باب افتتاح الصلوۃ)

حضرت نعیم بن عبداللہ **المجمر** اور حضرت ابو جعفر القاری معنوں نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور جس وقت تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا کہ یہ تمہاری حدیث (یعنی اہل مدینہ) حضرت علی اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے عمل کے موافق ہے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل رفع یدین نہ کرنے کا تھا۔ لہٰذا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رفع یدین کرنے والی روایت نا قابل عمل ہوگی۔

اور اصول بھی یہی ہے اگر راوی کا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو روایت نا قابل عمل اور منسوخ شمار ہوگی چنانچہ محدث محقق علامہ ظفر احمد عثمانی حنفی (المتوفی ۱۳۹۴ھ) تحریر فرماتے ہیں **عمل الراوی بخلاف روایتہ بعد الروایۃ مما ھو خلاف بیقین یسقط العمل بہ عندنا** (قواعد فی علوم الحدیث ص ۲۰۲ مکتب المطبوعات الاسلامیہ)

راوی نے اپنی روایت کو بیان کرنے کے بعد کوئی ایسا عمل کیا جو یقینی طور پر اس روایت کے خلاف ہو تو اس راوی کا یہ عمل ہمارے نزدیک روایت کے سقوط کو لازم ہوگا۔

ناظرین کرام! ان تمام دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہے کہ فریق مخالف کی اختلافی رفع یدین کے متعلق پیش کی جانے والی یہ روایت ضعیف مضطرب اور نا قابل عمل ہے۔

تنبیہ: بعض ضعیف روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل رفع یدین کرنے کا بھی ملتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے ہم ان روایات کو یہاں پر نقل کر کے ان کے جواب بھی

عرض کر دیں۔

پہلی روایت جس کو امام بخاری نے جزء رفع یدین میں نقل کیا ہے وہ اس طرح ہے۔

حدثنا محمد بن الصلت حدثنا ابو شهاب عبد ربه عن محمد اسحاق عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع. (جز رفع يدين حديث نمبر ۱۹)

بیان کیا ہم سے محمد بن صلت نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوشہاب عبدربہ نے وہ محمد بن اسحاق سے، وہ عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب تکبیر کہتے تو رفع یدین اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

جواب:

اس روایت کی سند درست نہیں۔ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق بن یسار ہے۔ جو ضعیف ہے محدثین کرام نے اس پر سخت جرح کی ہے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام علی بن عدینی فرماتے ہیں:

فقلت ليحيٰى كان محمد بن اسحاق بالكوفة وانت بها؟ قال نعم قلت تركته متعمدًا؟ قال نعم تركته متعمدًا ولم اكتب عنه حديثًا قط.

(الجرح والتعديل جلد۷ ص ۱۹۳، مكتبه دار احياء التراث العربی بيروت)

میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہا (پوچھا) کہ محمد بن اسحاق اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں (ہم دونوں کوفہ میں رہتے ہیں) پھر میں نے کہا کہ آپ نے محمد بن اسحاق کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں میں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے اور میں نے محمد بن اسحاق سے کبھی بھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

(۲) ابوحفص الفلاسؒ فرماتے ہیں

كنا عند وهب بن جرير فانصرفنا من عنده فمررنا يحيى بن سعيد القطان فقال اين كنتم؟ قلنا كنا عند وهب بن جرير يعنى يقرأ علينا كتاب المغازى عن ابيه عن محمد بن اسحاق قال تنصرفون من عند بكذب كثير.

(الجرح والتعديل جلد۷، ص ۱۹۳)

ہم وہب بن جریر کے پاس تھے جب ہم ان کے پاس سے لوٹے تو یحییٰ بن سعید کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پوچھا تم کہاں تھے؟ ہم نے کہا ہم وہب بن جریر کے پاس تھے اور وہ ہمارے سامنے محمد بن اسحاق کی سند سے کتاب المغازی پڑھ رہے تھے تو یحییٰ بن سعید نے کہا تم اس کے پاس سے بہت سا جھوٹ لے کر لوٹے ہو۔

(۳) حسین بن عروہ کہتے ہیں

سمعت مالك بن انس يقول محمد بن اسحاق كذاب.

(تاریخ بغداد جلد ۱، ص ۲۳۸، دار الکتب العلمیہ)

میں نے مالک بن انس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔

(۴) امام مالکؒ فرماتے ہیں:

دجال من الدجاجلة. (تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۲۷۱، دار الکتب العلمیہ)

محمد بن اسحاق دجالوں میں ایک دجال ہے۔

(۵) یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

لم يزل الناس يتقون حديث محمد بن اسحاق وسمعته مرة اخرى يقول ليس بذاك هو ضعيف. (الجرح والتعدیل جلد ۷ ص ۱۹۴)

لوگ ہمیشہ محمد بن اسحاق کی حدیث سے بچتے رہے ہیں اور ایک مرتبہ فرمایا کہ محمد بن اسحاق ضعیف ہے۔

(۶) حنبل بن اسحاق کہتے ہیں:

سمعت ابا عبد الله يقول: ابن اسحاق ليس بحجة.

(تہذیب التہذیب جلد۵ص۴۷۳)

میں نے ابوعبداللہ (احمد بن حنبلؒ) کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق حجت نہیں ہے۔

(۷) ابوالحسن المیمونی کہتے ہیں:

سمعت يحيى بن معين يقول محمد بن اسحاق ضعيف.

(تهذيب الكمال جلد٢٤ ص ٤٢٣، مؤسسة الرساله)

میں نے یحییٰ بن معین کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق ضعیف ہے۔

(۸) امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

قدری معتزلی. (میزان الاعتدال جلد٤ ص ٤٦)

محمد بن اسحاق قدری اور معتزلی تھے۔

(۹) امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

ليس بالقوی. (تهذيب الكمال جلد ٢٤ ص ٢٢٤)

محمد بن اسحاق قوی نہیں ہے۔

(۱۰) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

كان ابن اسحاق يدلس. (تهذيب الكمال جلد ٢٤ ص ٤٢١)

محمد بن اسحاق تدلیس کرتا تھا۔

(۱۱) یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں:

محمد بن اسحاق عندی سقيم ليس بالقوی. (تاریخ بغداد جلد۱ص۲۴۷)

محمد بن اسحاق میرے نزدیک کمزور ہے قوی نہیں ہے۔

(۱۲) وہیب کہتے ہیں:

سمعت هشام بن عروة يقول كذاب. (میزان الاعتدال جلد۴ص۴۶)

میں نے ہشام بن عروہ کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔

(۱۳)عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کہتے ہیں:

سمعت ابی یقول محمد بن اسحاق لیس عندی فی الحدیث بالقوی ضعیف الحدیث. (الجرح والتعدیل جلد۷ ص ۱۹٤)

میں اپنے والد ابو حاتمؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق میرے نزدیک حدیث میں قوی نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے۔

(۱۴)محمد بن ہارون فلاس المخرمی کہتے ہیں:

سألت یحیی بن معین عن محمد بن اسحاق فقال ما احب ان احتج به فی الفرائض. (الجرح والتعدیل جلد۷ ص ۱۹٤)

میں نے یحییٰ بن معین سے محمد بن اسحاق کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں فرائض میں اس کی حدیث سے احتجاج کرنا پسند نہیں کرتا۔

(۱۵)امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

لم یکن یحتج به فی السنن. (تاریخ بغداد جلد۱ص۲۴۵)

محمد بن اسحاق سنن (فرائض) میں قابل احتجاج نہیں ہے۔

(۱٦)قال سلیمان التیمی: کذاب. (میزان الاعتدال جلد۴ص۴٦)

سلیمان تیمی فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔

(۱۷)فقال الدار قطنی لا یحتج به.

(تذکرة الحفاظ جلد ۱ ص ۱۳۰، الطبقة الخامسه)

امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کی حدیث کے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

(۱۸)علامہ خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

قد امسك عن الاحتجاج بروایات ابن اسحاق غیر واحد من العلماء

لاسباب منها انه كان يتشيع. (تاریخ بغداد جلد ا ص ۲۳۹)

مختلف اسباب کی وجہ سے بہت سے علماء محمد بن اسحاق کی روایات کے ساتھ دلیل پکڑنے سے رک گئے۔ (ان اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے) کہ محمد بن اسحاق شیعہ تھا۔

قارئین کرام! ان دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ یہ روایت سند کے اعتبار سے نہایت ہی ضعیف ہے۔ اور اگر بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہوتی تو بھی غیر مقلدین کا اس روایت سے استدلال درست نہیں کیونکہ اس روایت میں غیر مقلدین کے عمل کی دلیل نہیں ہے بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل غیر مقلدین کے نزدیک خلاف سنت ہے کیونکہ اس میں تیسری رکعت کے شروع کا رفع مذکور نہیں جب کہ غیر مقلدین کے نزدیک تیسری رکعت کا رفع یدین لازمی اور ضروری ہے۔

دوسری روایت:

امام بخاریؒ نے ایک اور روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں۔

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا يزيد بن ابراهيم عن قيس بن سعيد عن عطاء قال صليت مع ابى هريرة رضى الله عنه فكان يرفع يديه اذا كبر واذا رفع. (جزء رفع يدين حديث نمبر ۲۲)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے یزید بن ابراہیم نے، وہ قیس بن سعید سے، وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ رفع یدین کرتے جب تکبیر کہتے اور جب اٹھتے۔

جواب:

اس روایت میں بھی غیر مقلدین کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز خلافِ سنت ہی رہی کیونکہ غیر مقلدین کے نزدیک چار رکعت والی نماز میں دس جگہ رفع یدین

کرنا لازم اور ضروری ہے تکبیر تحریمہ میں رکوع جاتے ہوئے رکوع سے اٹھ کر اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین سنت ہے ان میں سے کسی ایک مقام پر بھی رفع یدین رہ جائے تو نماز خلافِ سنت اور بعض غیر مقلدین کے نزدیک نماز درست ہی نہیں۔ جب کہ اس روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کے شروع میں رفع یدین کیا اور رکوع سے اٹھنے کے بعد اس روایت میں نہ رکوع جاتے رفع یدین کا ذکر ہے اور نہ ہی تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا کوئی ذکر ہے لہٰذا مذکورہ روایت غیر مقلدین کے عمل کے مخالف ہے اس وجہ سے اس روایت کو بطور دلیل کے پیش کرنا درست نہیں ہے۔

ناظرین کرام! ان تمام دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہے کہ فریق مخالف کی اختلافی رفع یدین کے متعلق پیش کی جانے والی یہ روایت ضعیف مضطرب اور نا قابل عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول غیر خلقہ واٰلہ واصحابہ اجمعین.

تحقیق

حدیث حضرت ابوحمید الساعدیؓ

درمسئلہ رفع الیدین

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

تحقیق حدیثِ حضرت علیؓ

درمسئلہ رفع یدین

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

مولف کی دیگر کتب

نمبر شمار	کتاب کا نام	قیمت
1	تحقیق حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ در مسئلہ رفع یدین	
2	تحقیق حدیث حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین	150
3	تحقیق حدیث حضرت ابوحمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع یدین	150
4	تحقیق حدیث حضرت ابو ہریرہؓ در مسئلہ رفع یدین	
5	امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)	200
6	امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ دوم)	200
7	ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ	300
8	روایاتِ ابی حنیفہؒ (5 حصے)	300
9	دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)	300
10	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)	150
11	عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جوناگڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)	150
12	برأۃِ ابی حنیفہؒ (ابومحمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)	200
13	مناقبِ ابی حنیفہؒ	

ملنے کا پتہ

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411